احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 14 اپریل 2004ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

بدھ 14 اپریل 2004ء 23 صفر 1425 ہجری-14 شہادت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 80

گفتگو کا سلیقہ

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی گفتگو تم لوگوں کی طرح لگاتار جلدی جلدی نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ ہر مضمون صاف صاف اور دوسرے سے ممتاز ہوتا تھا۔ اور پاس بیٹھنے والے اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لیتے تھے۔

(جامع ترمذی کتاب المناقب باب کلام النبی حدیث نمبر 3572)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں:

مجلس میں جب حضرت مسیح موعود تشریف رکھتے تھے تو عام طور پر آلتی پالتی مار کر بیٹھتے۔ جبکہ آپ فرش پر بیٹھے ہوتے تھے اور جب بیت الذکر کے شہ نشین پر بیٹھتے تو ہمیشہ اس طریق سے نشست فرماتے تھے جس طرح کرسی پر بیٹھا کرتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں دستار مبارک اتار کر رکھ لیا کرتے تھے۔

تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آپ کے منہ سے بہت آہستہ مگر اثر اور درد میں ڈوبی ہوئی آواز میں سبحان اللہ سنا جایا کرتا تھا۔ اگر کوئی تذکرہ نہ شروع ہو تو آپ علی العموم خاموش رہتے اور کلام کرتے وقت ابتداءً آواز ذرا نرم اور دھیمی ہوتی تھی مگر پھر رفتہ رفتہ بلند ہوتی جاتی تھی خصوصاً جب آپ تقریر کر رہے ہوں یا کسی معترض کا جواب دے رہے ہوں تو آپ کی تقریر میں ایک خاص جوش۔ قوت اور اثر ہوتا۔ اگر دستار مبارک پہنے ہوئے ہوں اور خاموش بیٹھے ہوں تو شملہ کا پلہ دہن مبارک پر رکھ لیا کرتے تھے۔ اور جب کسی کو خطاب کرتے تو ہمیشہ ایسے الفاظ سے جن میں اکرام پایا جاوے۔ ''آپ'' کے لفظ سے خطاب کرتے۔

مجلس میں کبھی کوئی لغو بات نہ ہوتی تھی۔ اگر کوئی شخص اپنا حال سنانے لگے یا کوئی مضمون نظم و نثر سنانے کے لئے اجازت مانگے تو آپ کبھی نہ روکتے اور نہ درمیان میں بولتے۔ البتہ سنتے رہتے خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو دوسرے ناپسند کرتے ہوں مگر آپ کبھی بھی اشارتاً کنایتاً یا صراحتاً اس کی مذمت نہ کرتے۔ البتہ اگر کوئی خاص دینی پہلو ہو اور اس غلطی کی عدم اصلاح سے نقصان ہوتا ہو تو نہایت ہی لطیف پیرائے میں اس کی اصلاح فرما دیتے۔

بات کرتے وقت جوش میں ران پر ہاتھ بھی مارتے تھے......... جب تک مجلس میں بیٹھتے اور کوئی موقعہ کلام کا آتا تو ہمیشہ قرآن کریم کے حقائق و معارف اور دشمنان (دین) کی تردید پر گفتگو ہوتی رہتی۔ واقعات حاضرہ پر بھی کبھی کبھی سلسلہ گفتگو شروع ہو جاتا۔ غرض حالات وقت کے لحاظ سے بھی باتیں ہوا کرتی تھیں۔ اور بعض وقت ایسی بات بھی ہو جاتی جو تھوڑی دیر کے لئے حاضرین میں کسی لطیفہ کا رنگ پیدا کر دیتی تھی۔ مگر یہ کبھی نہ ہوا کہ آپ کی مجلس میں کوئی ایسا مزاح ہوا ہو جو اخلاقی حیثیت سے گرا ہوا سمجھا جاوے۔

(سیرۃ مسیح موعود ص 77)

وصیت اور دائمی ثواب

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے۔ جو امن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے اور اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔'' (الوصیت)

خصوصی درخواست دعا

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی آنکھ کا آپریشن جمعرات 15۔ اپریل 2004ء کو گورداسپور میں ہو رہا ہے۔ احباب سے آپریشن کی کامیابی اور مکمل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ثواب دارین حاصل کرنے کا موقع

فضل عمر ہسپتال جماعت کا ادارہ ہے جو ہر سال ہزاروں دکھی اور نادار مریضوں کا مفت علاج معالجہ کرتا ہے اور مخیر حضرات کیلئے خدمت خلق کا موقع فراہم کر رہا ہے۔ ملک میں مہنگائی، ادویات کی قیمتوں میں زبردست اضافہ اور مریضوں کی تعداد میں اضافہ کے پیش نظر اس سہولت کے میسر کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مخیر حضرات سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اس سہولت کے فراہم کرنے میں ادارہ کی معاونت فرمائیں اور اپنی رقوم مد ''امداد نادار مریضاں'' میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیات بد گندم کھاتہ نمبر 931-4550/3 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

ایم ٹی اے کے دس سال مکمل ہونے پر پروقار تقریب

رپورٹ: اطہر ملک صاحب

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات کے آغاز پر دس سال مکمل ہو چکے ہیں اور اس حوالہ سے متعدد پروگرام مختلف سطحوں پر منعقد کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک خوبصورت شام کا انعقاد مورخہ 23رجنوری 2004ء بروز جمعۃ المبارک بیت الفتوح مورڈن سے ملحقہ طاہر ہال میں جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے کیا گیا۔ اس تقریب میں جماعت احمدیہ برطانیہ کی نیشنل عاملہ کے علاوہ MTA کے تمام کارکنان کو مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ قریباً تین سو افراد نے اس بابرکت محفل میں شرکت کی سعادت حاصل کی جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری نے یادگار تقریب بنا دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے کے بعد قریباً آٹھ بجے شام تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد پہلے حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ کلام ''آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے'' اور پھر ایک ریکارڈ شدہ نظم بصورت ترانہ پیش کی گئی جس کے ساتھ MTA کے حوالہ سے خوبصورت ویڈیو کلپس بھی پیش کئے گئے۔ اس موقع پر خصوصیت سے سیدنا حضرت مصلح موعود، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات کے ایسے منتخب حصے بھی پیش کئے گئے جن میں دنیا بھر میں دعوت الی اللہ کے حوالہ سے احمدیوں سے ولولہ انگیز خطاب فرمایا گیا تھا۔ حضرت مصلح موعود کے خطاب ''سیر روحانی'' کے ایک حصہ کی آڈیو ریکارڈنگ سناتے ہوئے حضور کی ایک ویڈیو بھی دکھائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ایک خطاب کا وہ حصہ پیش کیا گیا جس میں حضور نے قرآن کریم کے نسخے دنیا بھر میں پھیلانے کا عزم، اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے کیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس خطاب کا منتخب حصہ پیش کیا گیا جس میں حضور نے ایم۔ٹی۔اے کی نشریات کے آغاز کا اعلان فرمایا تھا۔ اس خطاب میں حضور نے ان نشریات کے آغاز کو حضرت مسیح موعود کے دور کی جاری برکتوں اور حضرت اقدس کے نشانات میں سے ایک عظیم نشان قرار دیا تھا۔ جبکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطبہ جمعہ سے منتخب حصہ پیش کیا گیا جس میں حضور انور نے جنوری 2004ء میں MTA کے دس سال مکمل ہونے پر خداتعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے۔

بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بعض یادگار پروگراموں (خصوصاً اردو کلاس) کے منتخب حصے بھی دکھائے گئے جن سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سارے وقت کے دوران مسرت اور غم کی کیفیات نے دلوں میں جذبات کا ایک طوفان موجزن کئے رکھا۔

ایک پروگرام میں ایم۔ٹی۔اے کی ان نشریات سے انتخاب پیش کیا گیا جو ابتدائی زمانہ کی ناتجربہ کاری کی عکاس تھیں۔ یہ یادیں حاضرین کے چہروں پر تبسم کھلا گئیں۔ اس موقع پر مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب نے اپنا مزاحیہ کلام بھی پیش کیا اور بعد میں دس سالہ تقریبات کے حوالہ سے اپنی نظم ''روشنی کا سفر'' پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں مکرم امیر صاحب یوکے نے مختصراً دو تین واقعات بیان کئے جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی شفقتوں کا بیان کیا۔

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختصر خطاب فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایم۔ٹی۔اے کی نشریات اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اسم گرامی کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے مخالفین بھی اب یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ احمدیت کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ حضور نے ایک واقعہ بھی بیان فرمایا جب ایک غیر از جماعت شخص نے بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا اب احمدیوں کا مقابلہ کیسے کیا جا سکتا ہے جبکہ ان کے پاس دو خلیفے ہو گئے ہیں۔ پہلے خلیفہ کے پروگرام بھی ایم۔ٹی۔اے پر باقاعدگی سے آ رہے ہیں اور دوسرے خلیفہ کے پروگرام بھی آنے شروع ہو گئے ہیں۔ حضور انور نے خصوصیت سے ایم۔ٹی۔اے کے رضاکاروں کی انتھک محنت اور عمدہ کاوشوں کو سراہا اور فرمایا کہ لوگوں کو اس امر کا اندازہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ان رضاکاروں نے کس طرح روزانہ اپنے وقت کی قربانی پیش کی اور کسی کو یہ علم نہیں ہونے دیا کہ یہ ٹیلی ویژن چینل باقاعدہ تربیت یافتہ لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں ہے۔ ان میں مرد بھی شامل ہیں، عورتیں بھی اور چھوٹے بڑے سبھی شامل ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مجھے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ ایم۔ٹی۔اے کے لئے باقاعدہ تنخواہ دار رضاکار رکھے جائیں مگر میں کہتا ہوں کہ ہمارے رضاکاروں نے جس بے نفسی اور خلوص سے کام کیا ہے اس طرح کوئی تنخواہ دار کارکن کام نہیں کر سکتا۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ مجھے ہرگز یہ اندیشہ نہیں ہے کہ یہ لوگ کام کرتے کرتے تھک جائیں گے اور پھر یہ بھی کہ میں ان کو اس ثواب سے محروم نہیں کرنا چاہتا جو یہ گزشتہ دس سال سے حاصل کر رہے ہیں۔

آخر میں دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا جو حضور انور ایدہ اللہ نے کروائی۔ پھر حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

(ماہنامہ اخبار احمدیہ برطانیہ: جنوری 2004ء)

شمائل احمد

ہم تو ان کے منہ کے بھوکے تھے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

غالباً 16-1915ء کی بات ہے کہ قادیان میں آل انڈیا ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن کے سیکرٹری مسٹر ایچ۔اے۔والٹر تشریف لائے۔ ان کے ساتھ لاہور کے ایف۔سی کالج کے وائس پرنسپل مسٹر لوکاس بھی تھے۔ مسٹر والٹر ایک کٹر مسیحی تھے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایک کتاب لکھ کر شائع کرنا چاہتے تھے جب وہ قادیان آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملے اور تحریک احمدیت کے متعلق بہت سے سوالات کرتے رہے اور دوران گفتگو میں کچھ بحث کا سا رنگ بھی پیدا ہو گیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے قادیان کے مختلف ادارہ جات کا معائنہ کیا اور بالآخر مسٹر والٹر نے خواہش ظاہر کی کہ میں بانی سلسلہ احمدیہ کے کسی پرانے صحبت یافتہ عقیدت مند کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ قادیان کی (بیت) مبارک میں حضرت مسیح موعود کے ایک قدیم اور فدائی رفیق منشی محمد اروڑا صاحب سے ان کی ملاقات کرائی گئی۔ اس وقت منشی صاحب مرحوم نماز کے انتظار میں بیت الذکر میں تشریف رکھتے تھے۔ رسمی تعارف کے بعد مسٹر والٹر نے منشی صاحب موصوف سے دریافت کیا کہ:۔

''آپ مرزا صاحب کو کب سے جانتے ہیں اور آپ نے ان کو کس دلیل سے مانا اور ان کی کس بات نے آپ پر زیادہ اثر کیا؟''

منشی صاحب نے جواب میں بڑی سادگی سے فرمایا:۔

''میں حضرت مرزا صاحب کو ان کے دعویٰ سے پہلے کا جانتا ہوں میں نے ایسا پاک اور نورانی انسان کوئی نہیں دیکھا۔ ان کا نور اور ان کی مقناطیسی شخصیت ہی میرے لئے ان کی سب سے بڑی دلیل تھی۔ ہم تو ان کے منہ کے بھوکے تھے۔''

یہ کہہ کر حضرت منشی صاحب حضرت مسیح موعود کی یاد میں بے چین ہو کر اس طرح رونے لگے کہ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی جدائی میں بلک بلک کر روتا ہے۔ اس وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ یہ نظارہ دیکھ کر ان کا رنگ سفید پڑ گیا تھا اور وہ محو حیرت ہو کر منشی صاحب موصوف کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے اور ان کے دل میں منشی صاحب کی اس سادہ سی بات کا اتنا اثر تھا کہ بعد میں انہوں نے اپنی کتاب ''احمدیہ موومنٹ'' میں اس واقعہ کا خاص طور پر ذکر کیا اور لکھا کہ:۔

''مرزا صاحب کو ہم غلطی خوردہ کہہ سکتے ہیں مگر جس شخص کی صحبت نے اپنے مریدوں پر ایسا گہرا اثر پیدا کیا ہے اسے ہم دھوکے باز ہرگز نہیں کہہ سکتے۔''

(سیرۃ طیبہ ص 140)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

تمام روحانی اور سائنسی ترقیات قلم کی مرہون منت ہیں

یہ زمانہ قلمی خدمت کے ذریعہ دین کو غالب کرنے کا ہے

محمود مجیب اصغر صاحب

انسان مسلسل محنت اور مشقت کے لئے پیدا کیا گیا ہے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سورۃ البلد کے تعارف میں تحریر فرماتے ہیں:

"............ انسان کے مقدر میں مسلسل محنت ہے۔ جب اسے نور نبوت عطا کیا جاتا ہے تو اس کے سامنے دینی اور دنیوی ترقی کے دو راستے کھولے جاتے ہیں لیکن انسان مشقت کا راستہ اختیار کر کے دینی اور دنیوی بلندیوں کی طرف چڑھنے کی بجائے ڈھلوان کا آسان راستہ اختیار کرتا ہے اور تنزل کی طرف گرتا ہے"

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دین کے لئے جہاد فرض کر دیا اور فرمایا کہ اللہ کے تعلق میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کا حق ہے (الحج:79)

ایک دوسری جگہ فرمایا اور وہ لوگ جو ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے۔ (العنکبوت:70)

جہاد کی اقسام

قرآن کریم نے مختلف پیرایہ میں کئی قسم کے جہادوں کا ذکر کیا ہے جو انسان پر وقتاً فوقتاً فرض ہو جاتے ہیں سب سے بڑا جہاد تو اصلاح نفس کا جہاد ہے۔ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے:

بڑے موذی کو مارا جس نے نفس امارہ کو مارا

دین اور دنیا کے کام مال خرچ کئے بغیر نہیں چل سکتے۔ اس لئے علم کے حصول اور دین کے احیاء اور اشاعت اور غلبہ کے لئے مالی وسائل کو بروئے کار لانے کی زبردست ضرورت پڑتی ہے یہ جہاد بالمال ہے قرآن کریم نے جہاد بالقرآن کو جہاد کبیر قرار دیا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں سورۃ الفرقان کی آیت 53 سے سمجھا جاتا ہے جہاد بالسیف کی فرضیت سورۃ الحج آیت 40 سے ثابت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ہرگز قتال نہ کرتے اگر قتال کے ذریعے ان کے دین کو تبدیل کرنے کی کوشش نہ کی جاتی اس پر حضرت مسیح موعود نے سیر کن بحث کی ہے اور بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

قرآن کریم ایک اور جہاد کی طرف راہنمائی کرتا ہے جو قلم کا جہاد ہے اور ابتدائے آفرینش سے بہت اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اگر اسے سب سے اہم جہاد کہا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔

قرون اولیٰ میں جہاد بالقلم

جتنے آسمانی صحیفے اور دنیوی علوم ہم تک پہنچے ان میں جہاد بالقلم کا سب سے بڑا ہاتھ ہے۔ ذرا غور کریں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو کس احتیاط سے آپ کے بعض مقرر کردہ صحابہ اسے لکھ لیتے تھے اس وقت وہ سہولت تو نہ تھی جو آج کے جدید دور میں کاغذ اور سیاہی کی سہولت حاصل ہے۔ ہم تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کس طرح صحابہ انتہائی محنت سے کھالوں اور درختوں کی چھالوں اور گتے اور کپڑے اور چمڑے وغیرہ پر وحی قرآن کو لکھ لیتے تھے اور پھر یہ سلسلہ 23 سال تک مسلسل جاری رہا اور صحف مکرمہ کی کامل شکل میں ہمارے سامنے آئے۔ جیسے جیسے سائنس نے ترقی کی کاغذ تو ایجاد ہو گیا لیکن پریس ابھی معرض وجود میں نہیں آئے تھے اس وقت قرآن کریم کے قلمی نسخے تیار کئے جاتے تھے اور ان کی اشاعت کی جاتی تھی۔ انتہائی نازک دور میں یہ کام شروع ہوا اور کئی نشیب و فراز میں سے ہو کر آگے بڑھا اور تکمیل کو پہنچا۔ صحابہ نے اس راہ میں بہت قربانیاں دیں جو وحی نازل ہوتی تھی وہ لکھ بھی لیتے تھے اور اکثر حفظ بھی کر لیتے تھے انہیں ابتلاؤں اور جنگوں اور کئی اضطراری حالتوں سے گزرنا پڑا لیکن جہاد بالقلم کا مقدس فریضہ پوری شان سے جاری رہا حتیٰ کہ خلافت راشدہ میں قرآن کریم کے قلمی نسخے اکناف عالم میں پہنچائے گئے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سات لاکھ کے قریب احادیث ہیں۔ ان حدیثوں کو مختلف وقتوں میں بڑی احتیاط کے ساتھ مختلف علاقوں میں اکٹھا کیا گیا اور قلمبند کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کے دنیا بھر کے اہم حکمرانوں اور بادشاہوں کے نام تبلیغی مکتوبات ایک بہت بڑا قلمی جہاد تھا جس کی نظیر اس سے پہلے کہیں نہیں ملتی۔ حضرت سلیمانؑ کے صرف ایک خط کا ذکر ملتا ہے جو انہوں نے ملکہ سبا کو لکھا تھا۔ لیکن یہاں قیصر روم اور کسریٰ فارس اور حبشہ کے نجاشی اور مصر کے مقوقش اور کئی فرماں رواؤں کے نام مکتوبات روانہ کئے گئے جس میں سے بعض اب بھی موجود ہیں۔

یہی حال سائنسی علوم کی ترویج و ترقی کا ہے۔ سارے علوم لکھ لکھ کر دنیا میں پھیلائے گئے اور سائنس کی دنیا میں بھی ایک عظیم انقلاب آیا یہ سب قلمی جہاد کا نتیجہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع قلمی جہاد کا خوبصورت نقشہ سورۃ القلم کے تعارفی نوٹ میں اس طرح کھینچتے ہیں "یہ سورت لفظ 'ن' سے شروع ہوتی ہے جس کا ایک معنی دوات کا ہے اور قلم سے لکھنے والے تمام اس کے محتاج رہتے ہیں اور انسان کی تمام ترقیات کا دور قلم کی بادشاہی سے شروع ہوتا ہے اگر انسانی ترقی میں سے تحریر کو نکال دیا جائے تو انسان جہالتوں کی طرف لوٹ جائے اور پھر کبھی اسے کوئی علمی ترقی نصیب نہیں ہو سکتی"۔

(ترجمہ قرآن صفحہ 1060)

اسی طرح سورۃ العلق کے تعارف میں فرمایا:

"نزول وحی کا آغاز اس سورۃ سے ہوا جس میں اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رب کے نام سے قراءت کا حکم دیتا ہے جس نے ہر چیز کو تخلیق کی خلعت بخشی اور پھر دوبارہ اقرء فرما کر یہ اعلان فرمایا گیا کہ اس سے زیادہ معزز رب کا نام لے کر قراءت کر جس نے تمام انسانی ترقی کا راز قلم میں رکھ دیا ہے۔ اگر قلم اور تحریر کا ملکہ انسان کو عطا نہ کیا جاتا تو کوئی ترقی ممکن نہیں تھی"۔

اس زمانے کا بہترین جہاد

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"یہ زمانہ اس قسم کا آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے وسائل پیدا کر دیئے کہ دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے (۔) (التکویر:8) کی پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ اب سب مذاہب میدان میں نکل آئے ہیں اور یہ ضروری امر ہے کہ ان کا مقابلہ ہو اور ان میں ایک ہی سچا ہوگا۔ اور غالب آئے گا (۔) اس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ مقابلہ مذاہب کا شروع ہو گیا اور اس مذہبی کشتی کا سلسلہ نری زبان تک ہی نہیں بلکہ قلم نے اس میں سب سے بڑھ کر حصہ لیا ہے۔ لاکھوں مذہبی رسالے شائع ہو رہے ہیں اس وقت مختلف مذاہب خصوصاً نصاریٰ کے جو حملے (۔) پر ہو رہے ہیں جو شخص ان حالات سے واقفیت رکھتا ہے اور اسے ان پر سوچنے کا موقع ملا ہے تو وہ ان ضرورتوں کو دیکھ کر بے اختیار ہو کر تسلیم کرتا ہے کہ یہ وقت ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے .... کی طرف توجہ کرے"۔ (الحکم 31/اکتوبر 1902)

حضرت مسیح موعود کا قلمی جہاد

آپ نے فرمایا:

"اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے (۔) پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور (۔) کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 38)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"اب قلمی لڑائیوں کا وقت ہے۔ اور چونکہ ہم قلمی لڑائیوں کیلئے آئے ہیں۔ اس لئے بجائے لوہے کی تلوار کے قلمیں ہمیں ملی ہیں اور نیز کتابوں کے چھاپنے اور دور دراز ملکوں تک ان تالیفات کے شائع کرنے کے ایسے سہل اور آسان سامان ہمیں میسر آ گئے کہ گزشتہ زمانوں میں سے کسی زمانہ میں ان کی نظیر پائی نہیں جاتی۔

یہاں تک کہ وہ مضمون جو برسوں تک لکھنے ناممکن تھے وہ دنوں میں لکھے جاتے ہیں۔ ایسا ہی وہ تالیفات جن کا دور دراز ملکوں میں پہنچانا مدت ہائے دراز کا کام تھا وہ تھوڑے ہی دنوں میں ہم دنیا کے کناروں تک پہنچا سکتے ہیں۔ اور اپنی حجت بالغہ سے تمام قوموں کو مطلع کر سکتے ہیں"۔ (چشمہ معرفت)

آپ فرماتے ہیں:

"مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو" (انوار الاسلام)

اس مقصد کے حصول کے لئے ہی آپ نے قلمی جہاد کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

"خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں"

(ملفوظات جلد اول ص 38)

"سلسلہ تحریر میں میں نے اتمام حجت کے واسطے مفصل طور پر ستر اسّی کتابیں لکھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک جداگانہ طور سے ایسی جامع ہے کہ اگر کوئی طالب حق اور طالب تحقیق ان کا غور سے مطالعہ کرے تو ممکن نہیں کہ اس کو حق و باطل میں فیصلہ کرنے کا ذخیرہ بہم نہ پہنچ جاوے۔ ہم نے اپنی عمر میں ایک بھاری ذخیرہ معلومات کا جمع کر دیا ہے"۔

(ملفوظات جلد پنجم)

جن اعلیٰ مقاصد کے لئے آپ نے قلمی جہاد فرمایا اور بے شمار علمی خزائن مقدس تحریرات کی شکل میں ہمارے لئے جمع کئے۔ ان مقاصد کا خلاصہ یہ بنتا ہے جیسا کہ فرمایا:

باقی صفحہ 7 پر

آج سے تقریباً ربع صدی قبل

غانا میں خلافت سے عشق کی ایمان افروز داستان

عبدالستار خان صاحب

آج سے تقریباً ربع صدی پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 24 تا 29 اگست 1980ء کو غانا (افریقہ) کا تاریخی دورہ فرمایا اس موقع پر افریقہ کے احمدی احباب نے خلافت کے ساتھ اخلاص وفدائیت کی ایمان افروز نئی داستانیں رقم کرنے کی توفیق پائی جس کی ایک جھلک پیش ہے۔

غانا کے دارالحکومت اکرا میں عشق ووفا کے دیوانوں کے لئے عقل اور عشق کے متضاد تقاضوں کا ایک مرحلہ اس وقت پیش آیا کہ جب 24/اگست 1980ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث لیگوس سے اکرا پہنچے اور غانا کے صدر مملکت ڈاکٹر ہلالیمان Dr. Hilla Liman سے ان کے صدارتی محل میں ملاقات کرنے کے بعد احمدیہ مشن ہاؤس جو اوسو اسٹیٹ (Osu Estate) کے علاقہ میں واقع ہے تشریف لے گئے۔ وہاں حضور نے ایک عالیشان بیت الذکر کا افتتاح فرمانے کے علاوہ مشن ہاؤس کی زیر تعمیر نئی چار منزلہ عمارت میں یادگاری تختی کی نقاب کشائی کرنا تھی اور پھر وہاں جماعت احمدیہ غانا کی قومی مجلس عاملہ کی طرف سے دی گئی استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمانا تھی۔

جب حضور مشن ہاؤس تشریف لے جانے کے لئے روانہ ہوئے تو ہلکی ہلکی بارش ہونے لگی۔ بیت الذکر اور مشن ہاؤس کا پورا احاطہ رنگ برنگی جھنڈیوں اور بڑے سائز کے خوشنما خیر مقدمی قطعات سے دلہن کی طرح سجا ہوا تھا۔ وہاں اس وقت دس ہزار کے قریب احمدی احباب اور احمدی خواتین حضور انور اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ ان سب احباب اور خواتین نے دیوانہ وار سفید رومال ہلا ہلا کر اور فلک شگاف دینی نعرے لگا لگا کر حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا بڑے ہی والہانہ انداز میں بہت پر جوش و پرتپاک خیر مقدم کیا۔ کلمہ اور درود شریف کا بلند آواز میں ورد کرنے اور نعرے لگانے کے وقت ان کے جذبہ شوق اور وارفتگی کا یہ عالم تھا کہ یوں لگتا تھا کہ یہ سب حضور پر پروانہ وار فدا ہو کر اپنا مقصد حیات پائے بغیر نہ رہیں گے۔

قدرت کو ان کے جذبہ عشق وفدائیت کا امتحان لینا منظور تھا۔ جب حضور مشن ہاؤس پہنچے تو بارش یکدم تیز ہوگئی اور پھر تیز ہوتی ہی چلی گئی حتیٰ کہ موسلا دھار برسنے لگی۔ عقل کا تقاضا یہ تھا کہ مرد اور خواتین اور بوڑھے اور بچے سرد ہوا اور بارش سے بچنے کے لئے فاصلہ پر لگے ہوئے شامیانوں اور مشن ہاؤس کے برآمدوں وغیرہ کی طرف دوڑ پڑتے۔ عشق کا تقاضا یہ تھا کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے وہ حضور کے شایان شان استقبال، زیارت اور ارشادات سے ضرور فیضیاب ہوں۔ اس لئے کہ ۔

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

عشق کے تقاضے پر والہانہ لبیک

اس وقت عقل پر عشق کی برتری کا ایک عظیم الشان مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔ موسلا دھار بارش ہورہی تھی اور ٹھنڈی ہوا اس پر مستزاد تھی لیکن عشق ووفا کے ان پتلوں میں سے کوئی ایک بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا بلکہ کمال اشتیاق کے عالم میں پاؤں جمائے اپنی جگہ کھڑا رہا۔

گہرے عنابی رنگ کی قیمتی بانات جو مشن ہاؤس کے بیرونی گیٹ سے احاطہ کے اندر کافی فاصلہ پر بنے ہوئے نہایت آراستہ و پیراستہ سٹیج تک بچھی ہوئی تھی گیلی ہی نہیں ہوئی بلکہ ایک حد تک پانی میں ڈوب گئی۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ تو لجنہ اماء اللہ غانا کی سربرآوردہ اراکین کے ہمراہ مشن ہاؤس کی عمارت کے اندر تشریف لے گئیں جہاں آپ کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد ہونا تھی۔ حضور مع دیگر اہل قافلہ جماعت احمدیہ غانا کے نیشنل امیر مکرم عبدالوہاب بن آدم اور دیگر عہدیداران جماعت کے ہمراہ پانی اور مٹی میں لت پت بانات پر سے گزر کر کھلے میدان میں خوبصورت شامیانے کے نیچے بنے ہوئے ایک اونچے اسٹیج پر تشریف لائے اور تلاوت قرآن مجید اور استقبالیہ ایڈریس کے بعد حاضرین سے خطاب فرمایا۔ بارش اس قدر موسلا دھار تھی کہ سٹیج پر تنا ہوا شامیانہ بھی چھلنی کی طرح ٹپکنے لگا اور چھتری کے سایہ میں ہونے کے باوجود حضور کے کپڑے بھیگ گئے۔ ادھر دس ہزار کے قریب احباب بارش میں اپنی اپنی جگہ کھڑے مسلسل بھیگ رہے تھے کوئی ایک فرد حتیٰ کہ کوئی طفل بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلا سب اپنی اپنی جگہ اس طرح جمے کھڑے رہے۔ جیسے وہ پتھر کے بنے ہوئے ہوں لیکن وہ پتھر کے کب تھے وہ تو جذبہ ایمان سے بھرپور و معمور زندہ انسان تھے۔ جبھی تو موسلا دھار بارش میں بھی کلمہ اور درود شریف کا ورد کرنے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے کے علاوہ دیگر نعرے دیوانہ وار لگا رہے تھے۔ وہ کیوں بارش سے بچنے کے لئے ادھر ادھر بھاگتے جب کہ ان کا جان ودل سے عزیز آقا جس کے دیدار اور معرفت بھری گفتار سے فیضیاب ہونے کے لئے وہ از حد مشتاق اور بیتاب تھے ان کے سامنے کھڑا خود بارش میں بھیگ رہا تھا۔

دلوں کو گرما دینے والا خطاب

حضور نے بارش کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اور چھتری کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے اپنے دس ہزار فدائیوں کے عین سامنے سٹیج کے سرے پر آکر ان سے کھڑے کھڑے اس حال میں خطاب فرمایا کہ سامنے سے مسلسل بوچھاڑ پڑ رہی تھی۔ حضور نے تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد انگریزی میں جو پہلا فقرہ ارشاد فرمایا اس کا مفہوم یہ تھا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس کے ظاہری ضعف کے باوجود باطنی طور پر عناصر اربعہ سے کہیں زیادہ طاقتور بنایا ہے اور اسی لئے اس نے ان عناصر کے سپرد یہ کام کیا ہے کہ وہ انسان کی خدمت کریں۔ لہٰذا بارش ہمارے کام میں روک نہیں بن سکتی۔ یہ تو ہمیں کئی رنگ میں فائدہ پہنچانے کے لئے برس رہی ہے۔ حضور کا یہ فرمانا تھا کہ سامنے کھڑے ہوئے ہزاروں ہزار احباب نے بڑے پرجوش انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے شروع کر دیئے اور وہ حضور کے ارشادات سے فیضیاب ہونے کے لئے پاؤں جمائے کھڑے اور زیادہ مستعد ہوگئے۔

حضور نے اللہ کا گھر ہونے کی حیثیت میں بیت الذکر کی عظمت واہمیت اور اس کی بے پناہ افادیت پر بہت بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ بیت الذکر جس کے دروازے بلا استثناء تمام موحدین کے لئے ہمیشہ کھلے رہنے چاہئیں ہمیں کیسے کیسے عظیم الشان سبق یاد دلاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بیت الذکر فی الاصل اپنی مجسم شکل میں ہمیں دینی تعلیم کے ایسے حسین پہلو یاد دلاتی ہے جن سے خدا اور بندے کا تعلق اور انسان کا اپنے ہم جنسوں سے تعلق اجاگر ہوتا ہے اور ہمیں اپنے فرائض اور ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

یہ ایک نہایت ہی پر معارف وولولہ انگیز خطاب تھا جس نے بارش کے ٹھنڈے پانی میں بھیگے ہوئے ہزاروں ہزار فدائیوں کے دلوں کو ایسا گرمایا کہ انہیں بارش کی خنکی اور برودت کا احساس تک نہ ہونے دیا۔ بارش میں مسلسل بھیگنے والے عشق ووفا کے یہ پتلے پوری سرگرمی اور جذبہ وجوش سے بار بار پرجوش نعرے بلند کرتے رہے۔ یہ حرارت ایمانی کو تیز کرنے والا ایسا پرکیف سماں تھا کہ جس کی یاد دلوں سے کبھی محو نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ ان خوش نصیبوں کو جنہیں اس انمول موقع سے فیضیاب ہونے کا موقع ملا ہمیشہ گرماتی اور انہیں خدمت دین حق کی راہ میں مشکلات ومصائب کا مقابلہ کرنے اور کرتے چلے جانے پر ابھارتی رہے گی۔

دلوں کو گرمانے اور روحوں کو تڑپانے والی حضور انور کی اس نہایت بصیرت افروز اور پر اثر انگریزی تقریر کا غانا کی ایک مقامی زبان ''اکان'' (Akan) میں ترجمہ غانا کے نامزد سفیر برائے ایتھوپیا جناب اسمٰعیل بی کے آڈو نے کیا۔ انہوں نے حضور کی تقریر کے اختتام پر اس روانی اور جذبہ وجوش کے ساتھ ترجمہ کیا کہ ان کی پرجوش تقریر کے دوران بھی فلک شگاف نعرے بلند ہوتے رہے۔

حضور کی تقریر ابھی جاری ہی تھی کہ بارش ہلکی ہونی شروع ہوگئی اور رفتہ رفتہ اس نے ہلکی پھوار کی شکل اختیار کر لی۔ اس روز کی بقیہ کارروائی ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کے ذریعہ بیت الذکر کا افتتاح اور مشن ہاؤس کی زیر تعمیر نئی عالی شان عمارت پر یادگاری تختی کی نقاب کشائی وغیرہ بخوبی پایہ تکمیل کو پہنچی۔

(دورہ مغرب ص 414)

والسال برطانیہ میں عید ملن پارٹی

13/دسمبر 2003ء کو والسال جماعت نے ٹاؤن ہال میں دوسری عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے رمضان میں ہی تیاریوں کا آغاز کر دیا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا مکرم سید امتیاز احمد صاحب صدر جماعت والسال نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جماعت کا مختصر تعارف کرایا۔ اس موقعہ پر مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ برطانیہ نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اہمیت پر حاضرین سے خطاب کیا۔ جس کے بعد مکرم ڈاکٹر اظہر صدیق صاحب نے رمضان المبارک کے حوالہ سے چند مفید طبی امور بیان کئے۔ پھر مکرم طاہر سلبی صاحب مربی سلسلہ نے عید کی اہمیت کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی عزت مآب جناب بروس جارج رکن پارلیمنٹ نے حاضرین سے خطاب کیا۔ اور آخر میں مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب نائب امیر یوکے نے اختتامی خطاب کیا اور اجتماعی دعا کروائی۔

اس تقریب میں 43 مہمانوں نے شرکت کی۔ تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا بھی پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب ہر پہلو سے بہت کامیاب رہی۔

(ماہنامہ اخبار احمدیہ برطانیہ جنوری 2004ء)

حضرت مرزا عبدالحق صاحب

تعارف کتب

حضرت مسیح موعودؑ

سناتن دھرم

یکم مارچ 1903ء کو پنڈت بھجدت صاحب پریذیڈنٹ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور نے ''نسیم دعوت'' میں مسئلہ نیوگ کے متعلق پڑھ کر کہا کہ اگر مرزا صاحب مجھ سے گفتگو کرتے تو میں نیوگ کے فائدے بیان کرتا۔ یہ رائے سن کر حضرت مسیح موعودؑ نے 8/مارچ 1903ء کو مختصر رسالہ سناتن دھرم شائع فرمایا۔ یہ کتاب روحانی خزائن جلد نمبر 19 کے صفحہ 465 تا 480 پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کے بعض اقتباسات پیش ہیں۔

(حوالہ جات کے صفحات روحانی خزائن جلد 19 سے ماخوذ ہیں)

چند منتخب اشعار

گر عاشقوں کی روح نہیں اس کے ہاتھ سے
پھر غیر کے لئے ہیں وہ کیوں اضطراب میں
گروہ الگ ہے ایسا کہ چھو بھی نہیں گیا
پھر کس نے لکھ دیا ہے وہ دل کی کتاب میں
جس سوز میں ہیں اس کے لئے عاشقوں کے دل
اتنا تو ہم نے سوز نہ دیکھا کباب میں
جام وصال دیتا ہے اس کو جو مر چکا
کچھ بھی نہیں ہے فرق یہاں شیخ و شاب میں
ملتا ہے وہ اسی کو جو وہ خاک میں ملا
ظاہر کی قیل و قال بھلا کس حساب میں
ہوتا ہے وہ اسی کا جو اس کا ہی ہو گیا
ہے اس کی گود میں جو گرا اس جناب میں
ہم کو تو اے عزیز دکھا اپنا وہ جمال
کب تک وہ مونہہ رہیگا حجاب و نقاب میں
(ص466)

کلام الٰہی سمجھنے والے لوگ

خدا کے کلام کے صحیح معنے سمجھنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو خدا سے ملتے ہیں۔ (ص473)

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہی سچ بات ہے کہ خدا کا کلام سمجھنے کے لئے اول دل کو ایک نفسانی جوش سے پاک بنانا چاہئے۔ تب خدا کی طرف سے دل پر روشنی اترے گی۔ بغیر اندرونی روشنی کے اصل حقیقت نظر نہیں آتی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ (۔) یعنی یہ پاک کا کلام ہے جب تک کوئی پاک نہ ہو جائے وہ اس کے بھیدوں تک نہیں پہنچے گا۔ میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہو گیا اور اگر لوگ چاہیں تو گواہی دے سکتے ہیں کہ میں دنیا داری کے کاموں میں نہیں پڑا اور دینی شغل میں ہمیشہ میری دلچسپی رہی۔ میں نے اس کلام کو جس کا نام قرآن ہے نہایت درجہ تک پاک اور روحانی حکمت سے بھرا ہوا پایا۔ (ص473)

دین صرف شوخیوں اور زبان کی چالاکیوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ دین تو ایک موت چاہتا ہے جس کے بعد زندہ روح دی جاتی ہے۔ (ص475)

خدا کا وفادار

مرادیں دینے والا صرف ایک ہے یعنی خدا جس کو پرمیشر کہتے ہیں اور دنیا اور آخرت میں وہی شخص عزت پاتا ہے اور اسی کو برکت دی جاتی ہے جو سب کو چھوڑ کر سچے دل سے اپنے خدا کا فرمانبردار ہو جاتا ہے۔ ہر ایک وقت اس پاک پرمیشر سے یہ آواز آتی ہے کہ جے تو میرا ہو رہے سب جگ تیرا ہو۔ اور یہی ہم نے آزمایا اور ہم اس کے گواہ ہیں۔ جو شخص اس کی محبت میں محو ہو جاتا ہے اور اس کی آتش محبت سے جل کر ایک نیا وجود لیتا ہے پس جب وہ اس آگ میں داخل ہو جاتا ہے تو زمین و آسمان کی تمام چیزیں جن کی دوسرے لوگ پرستش کرتے ہیں اس کے چاکر اور خدمت گار ہو جاتے ہیں......... سچ تو یہی ہے کہ خدا کو ڈھونڈنے والے جو اس کی راہ میں مر رہے ہیں اور اس کے لئے سب کچھ تیاگ دیتے ہیں اگر خدا ان سے ایسی خشکی اور لاپرواہی کرے اور اپنے تئیں ان پر ظاہر نہ کرے اور چھپا رہے اور آواز تک سنائی نہ دے تو وہ جیتے جی ہی مر جائیں۔ اور دنیا میں کوئی بھی ان جیسا بدنصیب نہ ہو کہ دنیا چھوڑی پرمیشر کے لئے مگر وہ بھی نہ ملا۔ دونوں جہان ہاتھ سے گئے مگر کیا کوئی دوست اپنے دوست سے ایسا کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ مثل مشہور ہے کہ دوستی میں دوستی ہوں۔ ایک شخص مجازی عشق میں گرفتار ہوتا ہے اور ایک مدت تک درد اور سوزش کے ساتھ دن رات اپنے معشوق کو اندر ہی اندر اپنی طرف کھینچتا ہے۔ پس ناگاہ ایک شعلہ محبت کا بشرطیکہ یہ محبت کسی شہوت پرستی پر مبنی نہ ہو اس کے معشوق کے دل پر جو ابھی غافل اور بے خبر تھا گرتا ہے۔ تب وہ معشوق بھی اس کے درد سے ایک حصہ لے لیتا ہے گویا اس عاشق کی دردیں اور آہیں اس معشوق پر سحر کا کام کرتی ہیں۔ تب اس کا دل اس کی طرف کھینچا جاتا ہے اور لامعلوم اسباب سے اس کے دل میں یہ بات پڑ جاتی ہے کہ یہ شخص مجھ سے پیار کرتا ہے اور نرا دل میں ہی پڑتا نہیں بلکہ آخر اس کا گرفتار ہو جاتا ہے اور دل دل سے مل جاتا ہے گویا وہ دونوں ایک ہی ہو جاتے ہیں۔ اور عجیب تر یہ کہ ایک عاشق گو ہزاروں پردوں میں اپنی محبت چھپاوے ضرور اس کے معشوق کو اس محبت کی خبر ہو جاتی ہے۔ اور پھر دنیا بھی جو ہر ایک کے پیچھے جاسوس کی طرح لگی ہوئی ہے سمجھ جاتی ہے کہ ان دونوں کی باہم محبت ہے۔ اور پھر وہ محبت اگر درحقیقت پاک محبت ہے اور کوئی خباثت ناپاک شہوت کی اس کے اندر نہیں اس مرتبہ تک ان دونوں وجودوں کو پہنچانا چاہتی ہے کہ ایک دوسرے کا دل باہم کھینچا جاتا ہے۔ بغیر دیکھنے کے بے آرامی رہتی ہے اور ان کو کچھ انکل نہیں آتی کہ یہ کشش کہاں سے اور کیونکر پیدا ہو گئی ہے۔ آخر ان کے پاک دل اس قدر ضرور حظ چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے سے کچھ کلام کیا کریں۔ ایک نظر دیکھ لیں۔ کم سے کم ایک کلام کے لئے ان کا دل تڑپتا ہے خواہ پیچھے سے مر جائیں۔ سو یہ تو مجازی عشق کا انجام ہے کہ کمال اس کا باہم کلام ہے۔ پس لعنت ہے ایسے مذہب پر کہ جو پرمیشر کے عاشق کو اس قدر بخرہ دینے کا بھی وعدہ نہیں کرتا کہ وہ اس کا ہم کلام ہو جائے کا .... کہ ایک انسان کا عاشق اپنے معشوق کا ہمکلام ہو جاتا ہے......... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مذہب وہی مذہب ہے جو خدا کو ملا دے اور ہم کلامی کا مزہ چکھا دے ورنہ ایک گوبر میں ہاتھ ڈالتا ہے جس میں بجز پلیدی کے اور کچھ نہیں۔ (ص477 تا 479)

(تعارف)

ربوہ فون ڈائریکٹری

مرتب: تنویر احمد علوی
صفحات: 336
قیمت: 75 روپے
سٹاکسٹ: افضل برادرز، شمیم بک ڈپو، ظفر بک ڈپو ربوہ

آج سے تقریباً 56 سال پہلے جب ربوہ شہر کی دعاؤں کے روحانی ماحول میں بنیادیں رکھی جا رہی تھیں تو یہ علاقہ تمام دنیاوی بنیادی سہولتوں سے محروم تھا، کسے معلوم تھا کہ نصف صدی کے اندر اندر ہی ربوہ جدید سہولتوں سے آراستہ پاکستان کا بلکہ دنیا کا ایک اہم شہر بن جائے گا۔ بجلی، پانی، ٹیلی فون اور سوئی گیس کی فراہمی آج کل ضروریات میں شامل ہو چکی ہیں۔

کچھ عرصہ پہلے ربوہ میں رہنے والے کسی دوست یا رشتہ دار کا فون نمبر تلاش کرنے میں بہت دقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا، ضخیم سرکاری ڈائریکٹری کا سہارا لیا جاتا یا دو چار فون کر کے نمبر حاصل کرنے کی سعی کی جاتی لیکن اس مشکل کا حل چند سالوں سے شائع ہونے والی دیدہ زیب ربوہ کی فون ڈائریکٹریاں ہیں جن سے نہ صرف سہولت سے نمبر تلاش کیا جا سکتا ہے بلکہ دیگر کئی قسم کی معلومات سے بھی آگاہی ہو جاتی ہے زیر تبصرہ کتاب ربوہ فون ڈائریکٹری کا نیا ایڈیشن 2004ء ہے۔ جو مکرم تنویر احمد صاحب علوی کی کاوشوں اور سوچ کا نتیجہ ہے۔

اس ڈائریکٹری کی کئی خوبیاں ہیں جن کی بدولت آپ نہایت آسانی سے مطلوبہ نمبر بمعہ ایڈریس حاصل کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے ربوہ کے بعض اہم اور ایمرجنسی نمبر لکھے گئے ہیں۔ جن میں دفتر صدر عمومی، ہسپتال، بلڈ بنک، پولیس، فائر بریگیڈ اور مختلف سرکاری اداروں کے شعبہ معلومات و شکایات وغیرہ کے نمبر درج ہیں۔ انڈیکس میں شعبہ میڈیکل، دفاتر، بازار، محلہ جات کے نمبرز اور کوڈز وغیرہ نمایاں ہیں۔ تفصیلی فہرست میں حروف تہجی کے حساب سے دفاتر، بازار اور محلہ جات کے نام درج کئے گئے ہیں یعنی اگر آپ نے محلہ دارالعلوم وسطی کے کسی رہائشی کا نمبر تلاش کرنا ہے تو اس کو حرف 'د' میں بآسانی تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح کسی بھی مطلوبہ نمبر تک رسائی بہت آسان ہے۔

مرتب کی طرف سے اس ایڈیشن کو بہتر بنانے کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے لیکن بہتری کے امکانات موجود ہیں۔ اس ڈائریکٹری کی ایک اور خوبی حروف تہجی کے لحاظ سے فون نمبرز ہیں آپ نے کسی بھی نام کے تحت نمبر تلاش کرنا ہو اس نام کے پہلے حرف کے تحت آپ کا مطلوبہ نام اور ایڈریس موجود ہو گا۔ اس طرح ایک جگہ پر ایک حرف کے تحت جتنے ربوہ کے رہائشی ہیں ان کے نام جمع کر دیئے گئے ہیں۔ محلہ جات کے علاوہ ربوہ کے نواحی علاقوں میں رہنے والوں کے نمبر بھی شامل کئے گئے ہیں۔ اسی طرح سیریل 211000 تا 215200 تقریباً 3200 فون نمبرز کو سیریل کے لحاظ سے بھی ترتیب دیا گیا ہے تا کہ اگر صرف نمبر معلوم ہو تو بھی آپ بآسانی نام اور پتہ تک پہنچ سکتے ہیں پاکستان بھر کے شہروں کے کوڈز، انٹرنیشنل کوڈز اور نوٹس کے لئے سادہ صفحات ڈائریکٹری کی اہم خصوصیات ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس ڈائریکٹری کو ترتیب دینے والوں اور تعاون کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(ایف شمس)

حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا احمد فاروق ولد مرزا ارشد اقبال ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 حافظ مظہر احمد وصیت نمبر 31512 گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520

مسل نمبر 36123 میں راشد احمد باجوہ ولد سعید احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1100 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد راشد احمد باجوہ ولد سعید احمد باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 حافظ مظہر احمد وصیت نمبر 31512 گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520

مسل نمبر 36124 میں مبشر احمد ولد محمد اقبال قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1300 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبشر احمد ولد محمد اقبال ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 حافظ مظہر احمد وصیت نمبر 31512 گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520

مسل نمبر 36125 میں عزیزہ عرفانہ بیوہ محمد ابراہیم فاضل قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 14-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی مالیتی -/15000 روپے۔ مکان رقبہ 220 گز واقع ماڈل کالونی کراچی مالیتی -/850000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/566 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عزیزہ عرفانہ بیوہ محمد ابراہیم فاضل ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 جرار الحسن خان وصیت نمبر 28688 گواہ شد نمبر 2 عرفان عالم خان وصیت نمبر 32727

مسل نمبر 36126 میں زبدہ نزھت بنت محمد ابراہیم فاضل قوم بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 14-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ زبدہ نزھت بنت محمد ابراہیم فاضل ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 جرار الحسن خان وصیت نمبر 28688 گواہ شد نمبر 2 عرفان عالم خان وصیت نمبر 32727

مسل نمبر 36127 میں زاہدہ صباحت بنت محمد ابراہیم فاضل قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 14-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/37000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ زاہدہ صباحت بنت محمد ابراہیم فاضل ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 جرار الحسن خان وصیت نمبر 28688 گواہ شد نمبر 2 عرفان عالم خان وصیت نمبر 32727

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم فضیل عیاض احمد صاحب مربی سلسلہ شعبہ سمعی بصری نظارت اشاعت لکھتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم ارشد اللہ بھٹی صاحب ریٹائرڈ سب انجینئر سمال ڈیمز آرگنائزیشن اسلام آباد ولد مکرم برکت اللہ بھٹی صاحب مورخہ 10۔ اپریل 2004ء کو بوجہ فالج کوارٹر صدر انجمن دارالصدر شرقی ربوہ میں بعمر 68 سال وفات پاگئے۔ آپ حضرت حکیم مولوی نور احمد صاحب آف لودھی ننگل تحصیل فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 11۔ اپریل کو بیت مبارک میں بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا بھی حافظ صاحب موصوف نے کرائی۔ مرحوم نے بیوہ مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے خاکسار فضیل عیاض احمد، مکرم شکیل ریاض احمد صاحب اسلام آباد اور ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد طاہر صاحب آف مابل فارمیسی نیشنل پارک روڈ اسلام آباد اور تین بیٹیاں مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمعنم صاحب سندھو امامیہ کالونی لاہور، مکرمہ فاطمہ زہرا صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمتین صاحب سندھو امامیہ کالونی لاہور اور مکرمہ امۃ السمیع صاحبہ اہلیہ مکرم شمس الزماں صاحب ٹیکسلا یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

سانحہ ارتحال

○ مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی چچی مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب سابق جنرل منیجر شاہنواز میڈیکل سٹور، ڈیفنس سوسائٹی لاہور بنت مکرم چوہدری ناظر حسین صاحب مرحوم آف چک جھمرہ مورخہ 12۔ اپریل 2004ء کو بعمر 67 سال وفات پاگئیں۔ مرحومہ مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم زراعتی ماسٹر کی بہو اور مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب امیر جماعت چک جھمرہ کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مورخہ 13۔ اپریل کو بعد نماز فجر بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کرائی۔ آپ نے چار بیٹے مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب جنرل منیجر نیزاپیک بنکاک، مکرم عبدالوحید صاحب آف جرمنی، مکرم عبدالباسط صاحب لاہور، مکرم عبدالحفیظ صاحب آف لندن اور بیٹی مکرمہ وسیمہ بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب آف نیو یارک امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

بقیہ صفحہ 4

"خداتعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خداتعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو" (الوصیت صفحہ 7,6 روحانی خزائن جلد 20)

خدا کے فضل سے آپ کے بعد خدا سے روح القدس پا کر کھڑے ہونے والے خلفاء کرام کی اقتداء میں یہ کام اپنی پوری شان سے جاری ہے۔ اور قیامت تک جاری رہے گا۔ انشاء اللہ۔

بانجھ پن اور اٹھرا کے مریضوں کیلئے
صرف 3 ماہ کے کورس سے شافی علاج (انشاء اللہ)
تین ماہ کے اعادتی اسقاط یا مردہ پیدائش یا صرف لڑکیوں کا پیدا ہونے کے دو ماہ کورس سے لڑکا پیدا ہونے کی امید ہے
الناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
1 سرگودھا روڈ محلہ دارالفضل نزد بیت فضل غربی ربوہ
2 محلہ دارالصدر نزد بیت اتوار
نوٹ: الناصر ہومیو کی ربوہ میں صرف دو ہی شاخیں ہیں اس کے علاوہ ربوہ میں اور کوئی شاخ نہیں ہے
0320-4890363
04524-212004

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 17/ اپریل 2004ء

12-20 a.m	عربی سروس
1-20 a.m	ترتیل القرآن
1-40 a.m	سوال وجواب
2-50 a.m	خطبہ جمعہ
3-50 a.m	انگریزی ملاقات
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	حکایات شیریں
6-30 a.m	سوال وجواب
7-30 a.m	گفتگو
8-00 a.m	مشاعرہ
8-45 a.m	کوئز: انوار العلوم
9-20 a.m	اردو ملاقات
10-20 a.m	تقریر
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	فرانسیسی سروس
1-30 p.m	سوال وجواب
2-30 p.m	حکایات شیریں
2-50 p.m	انڈونیشین سروس
3-50 p.m	گفتگو
4-15 p.m	کوئز: انوار العلوم
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	تقریر
6-30 p.m	بنگلہ سروس
7-40 p.m	بستان وقف نو
9-00 p.m	انتخاب سخن
10-30 p.m	جرمن سروس
11-30 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 18/ اپریل 2004ء

12-30 a.m	عربی سروس
1-05 a.m	بستان وقف نو
2-05 a.m	سوال وجواب
3-30 a.m	مشاعرہ
4-20 a.m	کوئز: انوار العلوم
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-20 a.m	سوال وجواب
7-00 a.m	تقریر مولانا سلطان محمود انور صاحب
8-00 a.m	خطبہ جمعہ
9-10 a.m	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
9-50 a.m	چلڈرنز کارنر
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-40 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	سپینش سروس
1-50 p.m	سوال وجواب
2-50 p.m	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
3-20 p.m	انڈونیشین سروس
4-30 p.m	تقریر مولانا سلطان محمود صاحب انور
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	خطبہ جمعہ
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	گلشن وقف نو
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-00 p.m	جرمن سروس
11-10 p.m	لقاء مع العرب

سوموار 19/ اپریل 2004ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	ورائٹی پروگرام
2-15 a.m	سوال وجواب
3-20 a.m	تقریر
3-55 a.m	خطبہ جمعہ
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز ورکشاپ
6-30 a.m	سوال وجواب
7-30 a.m	کوئز: روحانی خزائن
8-05 a.m	فرانسیسی سروس
9-15 a.m	کوئز: خطبات امام
9-50 a.m	گلشن وقف نو
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	چائنیز سروس
1-30 p.m	سوال وجواب
2-40 p.m	کوئز: خطبات امام
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-10 p.m	زندہ لوگ
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	سوال وجواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-00 p.m	جرمن سروس
10-00 p.m	فرانسیسی سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

درخواست دعا

○ مکرم فیض الحق صاحب دفتر دارالذکر لاہور کی ریڑھ کی ہڈی کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

○ مکرم میاں ظفر اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے آنکھ کا آپریشن کروایا ہے احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-213451, FAX: 213966

معیار اور اعتماد کا نام
بیسٹ وے سویٹس اینڈ بیکرز
ریلوے روڈ ربوہ۔ فون شوروم: 214246

ضرورت ہومیو ڈاکٹر
ہمیں اپنی فری ہومیو ڈسپنسری واقع لاہور (کے قریبی گاؤں) کیلئے تجربہ کار ہومیو ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ واقف زندگی کو ترجیح دی جائے گی۔ اپنے کاغذات بمعہ اسناد و تجربہ کا سرٹیفکیٹ اور کوائف صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ فوری درج ذیل ایڈریس پر بھجوائیں
احمد مقبول کارپٹس 12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد شفیع سلیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد کھاریاں لکھتے ہیں۔ خاکسار کی نسبتی بہن مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد اشرف بھٹی صاحب مرحوم آف کھاریاں ضلع گجرات کینیڈا میں دوران سفر مانٹریال سے ٹورانٹو جاتے ہوئے مورخہ 20 مارچ 2004ء کو بعمر 65 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ کا جسد خاکی 27 مارچ کو پاکستان پہنچا اور اسلام آباد سے کھاریاں لایا گیا۔ ایک بیٹا عزیز مدثر احمد کینیڈا سے ساتھ آیا ہے ایک بیٹا ناروے سے اور ایک بیٹا جرمنی سے آیا ہے۔ 28 مارچ 2004ء صبح نو بجے خاکسار نے کھاریاں میں نماز جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان کھاریاں میں تدفین ہوئی مرحومہ مکرم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل قادیان کی بیٹی اور مکرم مولوی جمال الدین صاحب مرحوم دیہاتی مدرس کی بہو تھیں۔ مرحومہ نہایت مخلص اور دینی شغف رکھنے والی خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور آٹھ بیٹے ہیں۔ احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

خالص سونے کے زیورات
قمر جیولرز
گول بازار ربوہ
فون دکان: 04524-213589
گھر: 04524-214489
موبائل: 0303-6743501
میاں قمر احمد

چاندی میں آل انڈیا انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ ریڈی ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

گمشدہ طلائی لاکٹ

○ ایک عدد طلائی لاکٹ بازار میں کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی کو ملے تو دفتر صدر عمومی میں جمع کروا کے عنداللہ ماجور ہوں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

سی پی ایل نمبر 29

آپ کی خدمت ایک نئے انداز میں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم اب ایک نئے انداز میں آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں عمدہ کھانے اور بہترین کراکری

AHMAD MONEY CHANGER
AMC
Deals in: All Foreign currencies, Bank Drafts, T.T, FEBC, Encashment Certificate
State Bank Licence # Fel (c)/15812-P-98
B-1 Raheem Complex, Main Gulberg II, Lahore
Tel#5713728.5713421. 5750480 .5752796 Fax#5750480